اقامت دین

مرتب ۔۔ مولانا حافظ قاری وسیم قاسمی

اقامت عربی کا لفظ ہے جسکے معنی قائم کرنا قائم رکھنا ہیں
دین بھی عربی لفظ ہے اسکے کئی معنی ہیں
مگران سب میں مشترک طورپر طریقہ
،تابعداری ،جیسا مفہوم ضرور ہے ۔جسکا
خلاصہ یہی ہے کے اللہ کے بتاہوے طریقہ کو
قائم کرنا ۔

جب سے انسان نے شعور ی زندگی کا آغاز
کیا اس نے اپنے رہن سہن کے طور طریقہ
بنانے اور اپنانے شروع کردیے اسکو مذہبی
اصطلاح میں دین کہا جاتا ہے ۔ اس معاملہ
میں اللہ تعالی نے بھر پور مدد کی اور بے
شمار انبیا کرام بھیج کر انسان کو دنیوی
زندگی [جو اخروی زندگی کا پیش خیمہ

ہے اسکے]گزا□نے کا بتد□یج طریقہ بتایا گیا
۔نبی آخرالزماں کے ذ□یعہ نہ صرف یہ
طریقہ بتایا گیا بلکہ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ آج
سے یہ دین مکمل ہوگیا الیوم اکملت لکم دینکم

-

تمہا□ا دین یعنی تمہا□ا :دنیوی سماج :اخروی
زندگی کے لئےبناکر دے دیا گیا او□ اسے
مکمل کردیا گیا اسکی گائیڈ لائن تمہیں آخری
نبی کے ذ□یعہ دے دی گئی ہے ا□ تم حالات
او□ زمانہ کے تحت اسکی جزئیات میں
توضیح وتشریح کرتے□ہنا ، او□ نبی کے
بتائے ہوے طریقہ پر عمل کرتے□ہنا ۔ہاں اگر
زندگی گزا□نے کاپو□ا طریقہ[یعنی دین یا
اسکے بنیادی اصول ہی بدلنے کی کوشش کی
تو تم کو سرکش او□ منکر مانا جائے گا
کیونکہ دنیا میں□ہنے کے جو طریقہ نبیوں
کے ذ□یعہ اللہ تعالی نے سکھا ئےہیں وہی
دین یا سماج ہے ا□شاد□بانی ہے

ان الدین عند اللہ الاسلام

اللہ تعالی کے نزدیک زندگی گزا□نے کا طو□
طریقہ اسلام والا ہی ہے [جس میں سرجھکا
کر اسی کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنا ہے]۔
یہی دین یا زندگی گزا□نے کا طریقہ یاسماج
آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہ کرام او□ تابعین
تک بآسانی چلتا□ہا ۔مگر خیر قرون کے ختم
ہوتے ہی ۔دین کا مفہوم بدلنے لگا بلکہ اسکا
مرکزی محو□ ہی بدلنے لگا ۔جغرافیائی توسیع
نے تا□یخی تبدیلی کے امکان
او□بڑھادیے۔پھر آہستہ آہستہ جزئیات کی
تشریح وتوضیح کے بجائےدین کے اساسی
او□ بنیادی نکات بھی ،حالات حاضرہ کی
ڈگر پر چلنے لگےاس وقت کے حالات علمی
اعتبا□ سے یونانی فلسفہ منطق کا مطالبہ
کر□ہے تھےاو□ عملی اعتبا□ سے □ ہبانیت
جوگزم بدھزم کا تقاضا کر□ہے تھے،جسکا

□د کرتے کرتے ایک وقت ایسا آیا کہ علمی
او□ عملی اعتبا□ سے اسی کو اپنایا جانے لگا
حالانکہ اسوقت بھی کچھ مسلم دانشو□وں نے
حالات حاضرہ کے سیلا□ پر بندھ لگانے کی
کوشش کی مثلا امام غزالی نےفلسفہ منطق کا
□خ مذہبی عقائد او□ توحید کی جانب موڑ
کر: علم کلام: جیسے فن کو ایجاد کیا،اسی
طرح حسن بصری او□ دیگر مفکرین نے عمل
صالح یا تزکیہ نفس جیسی اسلامی
اصطلاحات پر زو□ دیا او□تصوف جیسی
□ائج الوقت اصطلاحات سے بچنے کی
کوشش کی مگرآہستہ آہستہ خود ان ہی کے
نام پر□ائج الوقت اصطلاحات عام ہوتی چلی
گئیں بلکہ صدیوں پرانے فرسودہ خیالات یا
شرکیہ نظریات بھی دینی الفاظوں کے ساتھ
اسلامی افکا□ میں داخل ہوتے چلے گئے۔
تصوف او□ منطق کی اصلاحات کو قران
وحدیث سے مستدل کیا جانےلگاہر آیت سے

ہر حدیث کے ظاہری باطنی معنی کا نام
دیکرفلسفہ اور تصوف کی نئی نئی شاخیں
نکال دی گئیں بے شمار اصطلاحات بنادی
گئیں بے شمار موضوع احادیث اور غیرثقہ
واقعات دلیل بن گئےجس سےباطل نظریات
کو مزید تقویت ملی۔ اور پھرایک وقت ایسا
آگیا کہ اسلامی فکراپنے اصلی محور سے
ہٹتا گیا حتی کہ خود ساختہ اصطلاحات اور
خود ساختہ اعمال زیادہ متعارف ہوگئے آہستہ
آہستہ عملرسول عمل صحابہ کی پیروی
گھٹتی گئی اور رسول وصحابہ کے اعمال
صالحہ وافکار طیبہ اجنبی بنتے چلے گئے
اور ایک سادہ سا:نظام حیات: یا :دین اسلام:
[جسکو رسول نے بتلایااور صحابہ نے چل
کر دکھلایا تھا]اچھا خاصہ فلسفہ اور مشکل
اعمال کا ایسا گورکھ دھندہ بن گیاجسپر پبلک
کو چلنا اوراسکو سمجھنا انتہائی مشکل ہوگیا
۔سوائے دین کے چند ٹھیکیدارو نکےجو

سلاطین وقت کے یا حالات ماضیہ کے غلام تھے -

حالانکہ اس زمانہ کےحق پرست او□ حق پسند حضرات اس خود ساختہ دین سے نکلنے کی کوشش کرتے□ہے ،تیسری او□ چوتھی صدی میں علامہ ابن حزم جیسی شخصیت نے کچھ اصلاحات کیں مگر پو□ی طرح کامیابی نہیں ملی ۔اسکے بعد بھی گاہے بگاہے کچھ افراد سامنے آتے□ہے کبھی ا□ تیمیہ کبھی ابن قیم علامہ دقیق العید او□ معروف ائمہ کراموعلماء عظام کافی حد تک اسلامی فکر کوشرکیہ افکا□ واعمال سے پاک وصاف□کھنے کی کو شش کرتے□ہے ،اسی طرح کی کوشش سترھو یں اٹھا□ویں صدی میں شیخ سرہندی، شاہ ولی اللہ دہلوی او□ عبد الوہا□ نجدی بھی تجدید احیاء دین کے نام سے کرتے□ہے او□ کافی حد تک کامیا□ بھی ہوے

انیسویں صدی عیسوی میں خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد اس اصلاحی کوشش نے ایک نئے انداز سے جنم لیا نے ،جسکو جدید اصطلاح میں سیاست ،حکومت، دعوت ،یا اقامت دین بھی کہا جاسکتا ان الفاظ اور افکار کو پھر سے متعارف کرانے میں اور انکی تجدید میں بہت بڑا ہاتھ حضرت مولانا ابو الاعلی مودودی حسن بنا ،سید قطب شہید ،علامہ اقبال جیسی شخصیات کارہاہے۔ابو الکلام آزاد،اور اہل دیوبند، ندوہ العلماء یابریلی وغیرہ کے علماء سے بھی کچھ مدد ملی مگریہاں سے اختلاف کی آوازیں زیادہ آئیں اتفاق کی کم ۔۔

تجدید کا مطلب ہوتا ہے اس چیز کو یا اس بات کو دھرادیا جائے جسکو بھلایا جاچکا تجدید کا مطلب کوئی نئی اختراع نہیں ہے ۔چونکہ حالات نے دین اور اقامت کے مفہوم پر اپنی گرد وغبار ڈالدی تھی اسکو ہٹانے کا

کام ان حضرات نے کیا جسپر سارا زمانہ چیخ
پڑا کیونکہ صدیوں سے زمانہ اس گرد وغبار
کے ساتھ دین کو سمجھنے کا اور عمل کرنے
کا عادی تھا ۔۔دین کا مفہوم ہی صدیوں سے
بدلاہوا تھا۔اور دین قائم کرنے کا مطلب درود
وفاتحہ تسبیح چلہ کشی مزارات جبہ قبہ قوالی
اور نورانیت روحانیت کے چرچہ کرناتھا اور
اسی کو قائم کرنااور رکھنا تھا ۔تو یقینا اس
زمانہ کے لئے یہ بالکل نئی چیز بلکہ نیا دین
نظر آئے گا اور واقعی یہی ہوا تجدید کے
معنی اصل کو دھرانا کے بجائے اصل میں
نئی چیز ڈالنا بن گئے ۔اور پھرتقریبا ایک
صدی سے چہار جانب سےیہی یلغار ہورہی
ہے کہ دین کے نئے معنی بنالیے گئے ہیں
دین نورانیت روحانیت ترک دنیاکا نام ہے
دنیا داری اور دنیا کے امور میں مشغول ہونا
ان میں پھنسنا دین نہیں ہے ۔ آخر کار
تجدیدی کام کا بے شمار رکاوٹوں کے بعد اس

طرح آغاز کیا گیا کہ ۔۔دین کے صحیح مفہوم
کو پھر سے بتایا گیاکہ :دین :کسی انسان کا
پرائیویٹ معاملہ نہیں ہے او□ نہ ہی دین
صرف پوجا پا□ٹ کا نام ہے او□ نہ ہی دین
او□ دنیا کی کوئی الگ□اہیں ہیں بلکہ دین
اسلام کا مطلب پو□:ا نظام حیات :ہے جس
میں گھر باہر کی زندگی یکساں چلتی ہے
انسان جن اخلاقی ،اعتقادی اصولوں کے
تحت انفرادی زندگی گزا□تا ہے اسی طرح
ان اخلاقی سماجی اصولوں کے تحت
اجتماعی زندگی گزا□نی چاہیے اگر وہ گھر
میں سچ بولتا ہے تو باہر بھی سچ ہی بولے گا
وہ نماز □وزہ میں اللہ او□ اسکے □سول کے
احکام کا خیال□کھتا ہے تو وہ تجا□ت میں
سیاست میں بھی خیال□کھے گا او□ صرف
اپنے ہی لئے نہی بلکہ پو□ے معاشرہ کے
لئے تگ ودو کرے گا کہ پو□ا معاشرہ انہیں
اصولوں پر چلے لھذا۔ لفظ دین کا مفہوم اگر

آج کی زبان میں سماج کرلیا جائے تو بہت سے مسئلے حل ہوجائیں جبکہ ہر ایک چاہتا ہے کہ ہما□ا سماج اچھے سے اچھا ہو جائے -

بے شما□ آیات اس جانب اشا□ہ کرتی ہیں،

[۱] وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔عمومی طو□ پر عبادت کا مفہوم کچھ مخصوص مناسک یا عبادات یعنی بس پوجا پا□ٹ او□ پرستش والا انداز سمجھا جاتا ہے ۔حالانکہ عبادت سے مراد اللہ کے بتائے ہوے زندگی گزا□نے کےہر طریقہ کو قائم□کھنا او□قائم کرنا ہی عبادت ہے جسکے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ۔ ایک جگہ ا□شادہے

[۲] ادخلو فی السلم کافۃ[پو□ی پو□ی پیروی کرو]جو ہم سبکا خالق ومالک ہے اس ہی کی ہر لمحہ ہر جگہ بات ماننا چاہے وہ خلوت ہو یا جلوت ۔ظاہر ہو یا باطن ۔اپنا گھر یا خاندان ہو یا اپنا ملک ہو یا دنیا کا کوئی کونہ ہو

۔تمہا□ا انفرادی معاملہ ہو یا اجتماعی معاملہ
،تجا□ت سیاست معیشت معاشرت ، ثقافت
واد□ ہو سب میں اسکی پیروی کرو۔

ایک مقام پر اسطرح ا□شاد ہوا ہے۔

[۳]شرع لکم من الدین ماوصی بہ نوحا والذی
اوحینناالیک وماوصینا بہ ابراھیم وموسی
وعیسی ان اقیمو االدین تمہا□ے لئے [کوئی نیا
نہیں]وہی دین[یا سماج]ہے جسکی ہم نے نوح
کو وصیت کی تھی او□ جسکی ہم نے دتمہیں
وحی کی او□ اسی کا ہم نے ابراھیم موسی
او□عیسی کوحکم دیا تھا کہ دین [اللہ کا بتایا
ہوا طو□ طریقہ :سماج:]قائم کرو ۔یہ بھی
فرمان الہی ہے۔[۴]ھوا لذی ا□سل□سولہ
بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ۔
جس میں بعثت انبیاء بالخصوص□سول مقبول
ﷺ کے با□ے میں وجہ بتائی گئی کہ جو دین
وہ لائے ہیں وہ تمام ادیان پر غالب□ہے
اسطرح کی آیات کا مفہوم صدیوں سے سمجھا

گیا او□بتایا گیا کہ کہ یہ کام ا□ نہیں ہوسکتا
یہ□سول کے زمانہ کے لئے حکم تھا ۔ ہمیں
دین کی نو□انیت او□ □وحانیت کو غالب کرنا
ہے اسکے نتیجہ میں بطو□ انعام ہمیں غلبہ
سماج بھی مل جائے تو کوئی حرج نہیں
کوشش کی کیا ضرو□ت ہے ،حتی کہ آج کے
کچھ نئے سکالر حضرات بھی جو خود وہ
بلکہ انکے استاذ بھی مولانا مودودی سے
مستفیذ ہیں اپنی انفرادیت قائم کرنے کیلئے
اسی□وش پر چلنے کی کوشش کر□ہے ہیں
حالانکہ یہ آیت پکا□ پکا□ کر کہہ□ہی ہے کہ
۔ [جس نے□سول اکرم کو دین حق او□
هدایت کے بھیجا تاکہ تمام دین پر اسکی
حقانیت واضح او□ غالب□ہے] یعنی□سول
کے آنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ□سول زندگی
گزا□نے کے: الہی اصول :بتائیں او□ اسپر چل
کر دکھلائیں تاکہ دنیوی او□اخروی زندگی
میں کامیابی ملےاو□بقیہ خود ساختہ اصولوں

پر: الہی اصول :کےفوائد اور اسکی حکمتیں
اسکی حقانیت بالکل واضح اور عیاں ہو جائے
اور اللہ کے بتائے ہوے اصول [یعنی دین ہی
سب پرغالب ہو اور]نافذہو چاہے اغیار کو
ناگوار ہی گزرے کیونکہ وہ اس سماج کے
فائدےابھی تک پورے انداز سے نہیں سمجھ
پارہے ہیں ،حالانکہ اسی میں ساری انسانیت
کی بھلائی ہے انسان کا اپنا بنایا ہو اسماج
اپنے بتا ئے ہوےطور طریقہ انسانی جذبات
کے ساتھ انسانی کمزوریوں کے ساتھ اور
حالات سےمتاثر ہو کر سامنے ائیں گیں جس
میں کچھ فوائداور کچھ نقائص بھی
ہونگے۔جبکہ پورافائدہ اور غلبہ خدائی اصول
میں ہی ہے اس لئے اس دین کو نہ صرف
خود ماننا ہےبلکہ حتی الامکان نہایت حکمت
عملی سے دوسروں کو سمجھا کربتلاکر ان
سے بھی منوانے کی اور نافذ کرنے کی
کوشش کرنا ہی اقامت دین ہے ، کیونکہ

اقامت دین کی یہ اصطلاح بتلاتی ہے کہ اللہ تعالی صرف تکوینی حاکم نہیں ہے بلکہ تشریعی حاکم بھی وہی ہے وہ کہتا ہے کہ

[۵] ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولائک ھم الفاسقون /ظالمون ۔جو اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق یا ظالم ہیں ۔دنیوی سماج اگر ان قونین پر چلے گی جو اسکے بتائے ہوے ہیں تو گویا اللہ کوحاکم مانا جا□ہا ہے و□نہ اللہ کےسرکش گردانے جائیں گےاو□سرکشی ختم کرکے للہی سماج کو جا□ی کرنا ہی اقامت دین ہے--

مگر اقامت دین ایک نہایت سنجیدہ عمل ہے اس فریضہ کو جذبات میں بہہ کر یا متشدد بن کر انجام دینے سے نقصان ہو گا بلکہ اگر نیت میں خیر نہیں تو ثوا□ بھی نہیں ملے گا ۔ لھذا نہایت حکمت عملی سے جماعت صالحہ کے ساتھ مل کر انجام دینا ہے ۔تاکہ پو□ی دنیا

کو اپنے ملک کو او□ اپنے آپ کو دین ودنیا کا فائدہ حاصل ہو ۔

اللہ کرے یہی ہر مسلماں کا نصب العین ہو،[آمین}